شمالی علاقہ جات
کی پائیدار ترقی کی حکمت عملی

شمالی علاقہ جات

کی پائیدار ترقی کی حکمت عملی

۲

شمالی علاقوں میں سماجی تبدیلی اور جامع منصوبہ بندی کی ضرورت:

شمالی علاقوں کا قدرتی حسن ہو یا وہاں کے لوگوں کے مسائل، یہ سب بڑی حد تک باہر کی دُنیا کی نظروں سے اوجھل رہے ہیں۔ مگر اب یہ صورتحال تیزی کے ساتھ بدل رہی ہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت اس علاقے میں ایک چھوٹی سی طیارہ گاہ (ایئرپورٹ)، چند ایک پُل اور کُل ملا کر و کچی سڑکیں تھیں جن پر گھوڑوں کے ذریعے آمد و رفت ممکن تھی۔ حالات نے پلٹا اس وقت کھایا جب ۱۹۷۸ء میں شاہراہِ قراقرم کا افتتاح ہوا۔ پاکستان اور چین کے اشتراک سے بننے والی اس سڑک کی تعمیر میں نہ جانے کتنے ہی لوگوں نے اپنی جان نذر کی تب کہیں جا کر پہاڑی سلسلوں کے درمیان رابطے کی یہ صورت ممکن ہوئی جسے موجودہ عہد میں انجینئرنگ کے عجائبات میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔ سڑک کیا بنی، فاصلے سمٹنے لگے، مواصلات کا جال پھیلنے لگا۔ آج اس علاقے میں سینکڑوں میل وسیع پختہ سڑکیں، ساڑھے تین سو سے زیادہ پُل اور دو ایئرپورٹ ہیں۔

باقی دُنیا سے رابطے بہتر ہوئے تو شمالی علاقوں میں تیزی کے ساتھ تبدیلی آنے لگی۔ وہ معاشرہ جو صدیوں سے ایک بندھی ٹِکی ڈگر پر چل رہا تھا، جدید دُنیا کے شانہ بشانہ چلنے کے لیے زقند بھرنے لگا۔ تبدیلی کے لیے اس پُرانے معاشرے پر دباؤ بڑھنے لگا۔ لیکن جہاں سماجی تبدیلی ناگزیر ہوتی ہے، وہاں اس کی ہر صورت لازمی طور پر مفید نہیں ہوتی۔ تیز رفتار سماجی تبدیلی سے بہت سی مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ شمالی علاقے اس وقت ایسے ہی سماجی دباؤ اور تیز رفتار تبدیلی کی زد پر ہیں۔ وہ جنگلات جو ایک ازلی و ابدی خاموشی کے سکون میں لپٹے ہوئے تھے، کاٹے جانے لگے اور ان کا رقبہ گھٹ گیا۔ پودوں اور جانوروں پر مشتمل مختلف اور متنوع جنگلی حیات کے وجود کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا۔ جدید دنیا کا ساتھ دینے کے لیے یہاں کے لوگ، خاص طور پر نوجوان، اپنے پرانے ثقافتی ورثے سے مُنہ موڑنے لگے۔ سماجی خرابیاں سر اُٹھانے لگیں۔ غذائی خود کفالت میں کمی ہو گئی اور غربت کی شرح میں اضافہ ہو گیا۔ جس کا سب سے زیادہ اثر عورتوں اور بچوں پر پڑا۔ اس بدلتی ہوئی صورتحال کا سامنا کرنے کی خاطر پائیدار ترقی کا ایک جامع منصوبہ تیار کرنا لازمی ہو گیا تھا۔

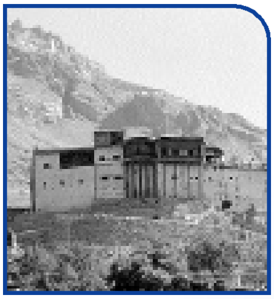

۱ پاکستان کے شمالی علاقہ جات:

آسمان سے باتیں کرتے ہوئے اونچے اونچے پہاڑ، برف پوش وادیاں جو موسمِ بہار کی آمد کے ساتھ خود رو پھولوں سے ڈھک جاتی ہیں، گنگناتے چشمے اور جھیلیں، دشوار گزار پہاڑی راستے اور چکرا دینے والی تنگ گھاٹیاں، دِلکش خدوخال والے محنتی، جفاکش لوگ ... یہ ہیں پاکستان کے شمالی علاقے۔ بلند سطح پر واقع ہونے کی وجہ سے ان علاقوں کو کسی زمانے میں "بامِ دُنیا" کے نام سے پکارا جاتا تھا اور باقی دنیا سے ان کا رابطہ بھی برائے نام تھا۔ قراقرم، ہندوکش اور ہمالیہ جیسے بڑے پہاڑی سِلسلوں کی آمیزش سے بننے والا یہ علاقہ تقریباً ۷۲،۴۹۶ مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے اور بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے جن میں سرسبز جنگلات، کھلی وادیاں اور پہاڑی چوٹیاں، معدنیات کے ذخائر اور یہاں کے باشندوں کا قدیم ثقافتی ورثہ شامل ہیں۔ دریائے سندھ کو پاکستان کی آبی شہ رگ قرار دیا جاسکتا ہے، یہ عظیم الشان دریا ان ہی وادیوں میں پگھلنے والی برف سے پانی حاصل کرتا ہے۔ یوں شمالی علاقوں کا پانی پورے پاکستان کو سیراب کرتا ہے۔ پاکستان کی بقا اور خوشحالی کے لیے شمالی علاقے کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق شمالی علاقوں کی آبادی ۸۷۰،۰۰۰ نفوس کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کے باشندے ثقافت اور تاریخ کے قیمتی ورثے کے اَمین ہیں اور آج بھی اپنی قدیم روایات سے وابستہ ہیں۔ قدرت کی بے پناہ فیاضی کے باوجود یہ علاقہ مختلف مسائل کی آماجگاہ رہا ہے۔ فطرت کے مسحور کن حُسن کے اندر یہاں کے لوگوں کی غُربت اور مُشکل زندگی چُھپی ہوئی ہے جو سیاحت اور تفریح کے لیے دُور دُور سے آنے والے ملکی و غیر ملکی لوگوں کو شاید ہی نظر آتی ہو لیکن شمالی علاقوں کے لوگ اپنی دشوار حالت میں زندگی گزارتے چلے آئے ہیں۔

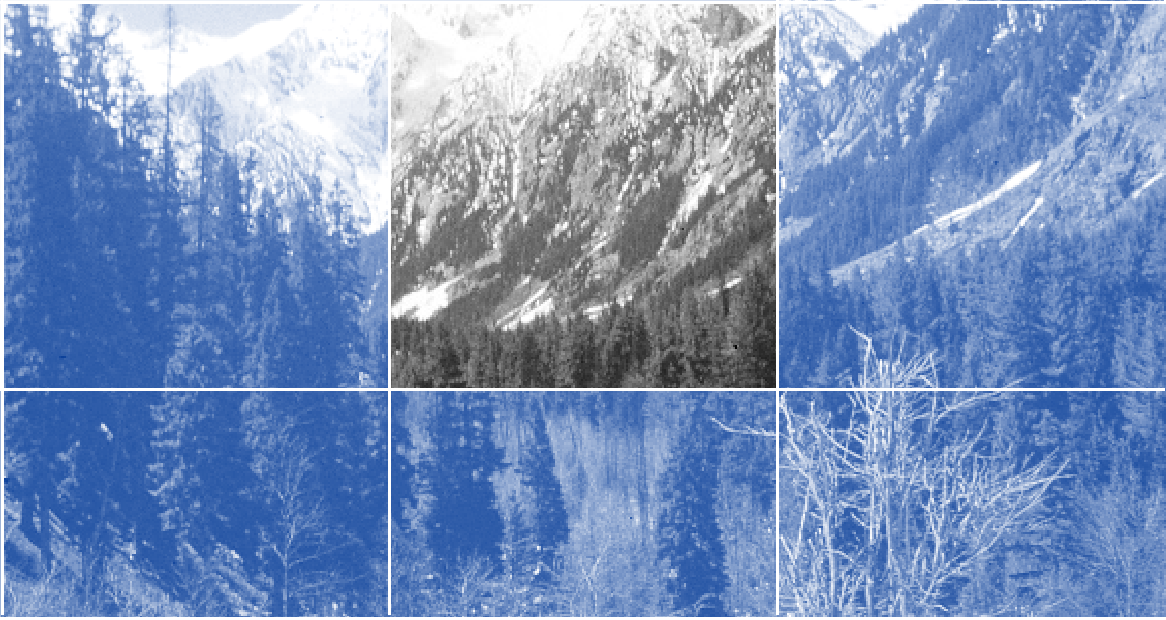

اس حکمتِ عملی کی تیاری کے دوران جو رہنما اصول مدِّ نظر رکھے گئے، وہ اس طرح تھے ؛

- شمالی علاقوں کی سماجی و معاشی صورتحال اور قدرتی وسائل پر ترقیات کے اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔
- دیہی تنظیموں اور سماجی تنظیم کے جاری عمل کی روشنی میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر لوگوں کی ضرورتوں اور امنگوں کا لحاظ رکھا جائے۔
- روایتی اور جدید، دونوں طریقوں کا احترام کیا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے۔
- لوگوں کی مذہبی اور ثقافتی اقدار کا پوری طرح سے احترام کیا جائے۔
- حکومت اور عوامی تنظیموں کے درمیان تعلق کو مزید مضبوط بنایا جائے۔
- معاشرے کے تمام ارکان، جن میں عورتیں، اقلیتی گروہوں کے افراد اور دوسرے بھی شامل ہیں، علاقے کی ترقی کے عمل میں شرکت کا موقع حاصل کرسکیں۔
- قومی تحفظ کی حکمتِ عملی National Conservation Strategy اور ان تمام بین الاقوامی مُعاہدوں کا احترام کیا جائے جن پر حکومتِ پاکستان نے دستخط کیئے ہیں۔

ان اصولوں کو سامنے رکھ کر جو حکمتِ عملی تیار کی گئی، وہ تیاری کے طویل مراحل سے گزری۔ اس کی بنیاد یہاں کے اداروں اور افراد کے ساتھ مشاورت پر رکھی گئی جس میں تبادلۂ خیال، تجویزیں اور آپس کی گفتگو شامل ہیں۔ مختلف سرکاری اور نجی اداروں سے رابطہ کیا گیا، غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کی تجاویز سُنی گئیں۔ رائے عامہ پر اثرانداز ہونے والے افراد کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کی رائے بھی حاصل کی گئی۔ عوامی رائے معلوم کرنے کے لیئے علاقے بھر میں اجلاس بُلائے گئے، اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان میں شرکت کی۔
صورتِ حال کے جائزے کے لیئے ۱۶ ترجیحی شعبوں کی نشان دہی کی گئی اور ہر مخصوص شعبے کے بارے میں قومی ماہرین اور منصوبہ سازوں سے دستاویزات اور مقالے تیار کروائے گئے۔ شمالی علاقہ جات کے چیف سیکریٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی ان تمام تشکیلی مراحل کی نگرانی کرتی رہی۔

۳ حکمتِ عملی کا مقصد اور اس کی تیاری:

شمالی علاقوں کے مُستقبل کی ایک واضح اور مربوط تصوّر کی بنیاد پر شمالی علاقہ جات کی انتظامیہ نے ۱۹۹۹ء سے لے کر ۲۰۰۳ء تک چار سال کے عرصے میں "شمالی علاقہ جات کی پائیدار ترقی کی حکمتِ عملی (اسٹریٹیجی)" تیار کی ہے۔ یہ حکمتِ عملی جسے انگریزی میں Northern Areas Strategy for Sustainable Development یا مختصر طور پر NASSD کا نام دیا گیا ہے، کئی ملکی و بین الاقوامی اداروں کے اشتراک سے تشکیل دی گئی ہے۔ سوئٹزر لینڈ کے ترقی اور اشتراک کے ادارے SDC اور ناروے کے ترقیاتی اشتراک کے ادارے NORAD نے مالی معاونت کی، جب کہ IUCN-The World Conservation Union نے تکنیکی و فنّی تعاون فراہم کیا۔

اس جامع حکمتِ عملی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ شمالی علاقہ جات کے لوگوں کی سماجی، معاشی اور ماحولیاتی بقا کو یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کے حصول میں ایک طویل مدّت درکار ہوگی۔ اگلے دس سال کے لیے اس حکمتِ عملی نے جو اہداف تجویز کیۓ ہیں، ان میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:-

- منصوبہ بندی کا ایسا تنظیمی ڈھانچہ تیار ہو جائے جو شمالی علاقوں کی ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دے سکے۔
- حکومت کی بہتر کارکردگی کے لیے اصلاحات کا سلسلہ شروع ہو اور بتدریج مضبوط ہوتا جائے۔
- علاقے کے قدرتی وسائل محفوظ رہ سکیں اور ان کو اس طریقے سے استعمال کیا جائے کہ ان کی اصل صورت قائم رہ سکے۔
- ان علاقوں میں ترقی کے حصول کے لیۓ تربیت یافتہ اور ہُنرمند افراد بھی موجود ہوں اور خود کفیل تنظیمی صلاحیت بھی تاکہ ان علاقوں میں ایسی ترقی ممکن ہو سکے جو لوگوں کی شراکت کے ساتھ آگے بڑھے اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہو۔

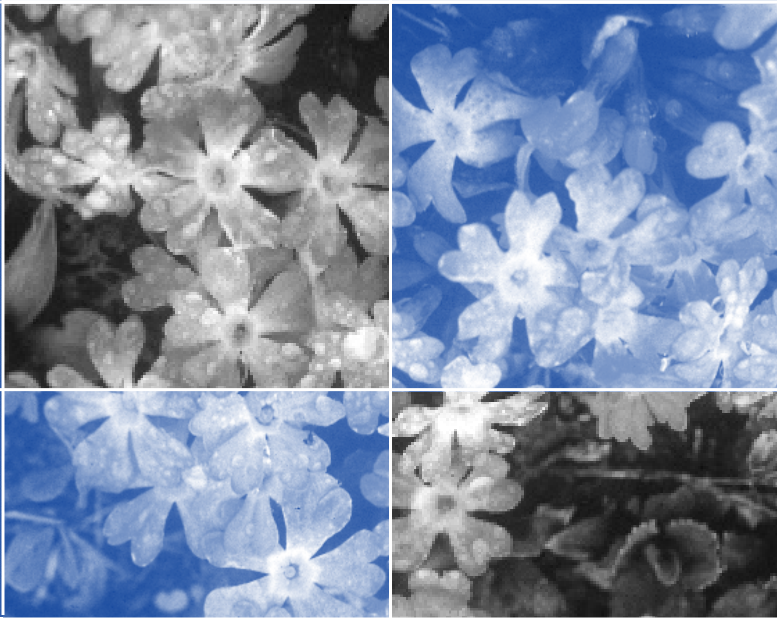

اسمبلی یا سینیٹ میں نشستیں نہیں رکھی گئی ہیں، اس وجہ سے یہ علاقہ مُلک کے سیاسی اداروں میں نمائندگی سے محروم رہتا ہے اور اپنے مفادات کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتا - ان علاقوں میں موجود حکومتی انتظام بھی محدود ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شراکت کے مواقع حاصل نہیں ہوتے، اطلاعات کی فراہمی بے قاعدہ رہتی ہے، انتظامیہ اور عدلیہ کے درمیان توازن قائم رکھنے کے طریقے واضح نہیں ہیں - اس کمی کو دور کرنے کے لیے جن اصلاحات کی سفارش کی گئی ہے، ان میں سے اہم تر امور یہ ہیں؛

- شمالی علاقوں کی آئینی اور قانونی حیثیت کا ازسرِنو جائزہ لیا جائے۔
- اداروں اور تنظیمی ڈھانچوں میں اصلاحات نافذ کی جائیں۔
- مقامی سطح پر ذمہ داری کے فروغ کے لیے de-centralization کا دائرۂ کار وسیع کیا جائے۔
- نئے ادارے قائم کیے جائیں، جن میں پبلک سروس کمیشن، کورٹ آف اپیل اور پائیدار ترقی کے لیے
- مشاورتی ادارہ (Roundtable) شامل ہیں۔
- کلیدی سرکاری اداروں اور ان اداروں کے ملازمین کی صلاحیت کو بڑھایا جائے۔
- حکومت کا کام ہر طرح سے صاف شفاف ہو اور احتساب وجواب داری کو یقینی بنایا جائے۔
- سیاسی ترقی اور اس میں عوام کی شراکت کو مضبوط بنایا جائے۔
- مقامی سطح پر ٹیکس اور محصولات کا انتظام قائم کیا جائے۔

ان تمام تجاویز کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اطلاعی نظام، یا Information Management Systems فیصلے کرنے میں مدد دے سکیں۔

۴ حکمتِ عملی (NASSD) میں کیا شامل ہے:

مختلف تشکیلی مراحل کے بعد "شمالی علاقوں کی پائیدار ترقی کی حکمتِ عملی" (NASSD) تیار ہوئی ہے۔ وہ ایسا جامع لائحہ عمل فراہم کرتی ہے جو چار شعبوں کے لیے رہ نمائی کرتا ہے۔ یہ چار شعبے ہیں: حکومتی نظم ونسق (governance)، سماجی ادارے اور نجی شعبہ، سماجی ومعاشی ترقی اور غُربت کا خاتمہ اور قدرتی وسائل کا تحفّظ اور انتظام۔ اس بات پر بھی بہت توجہ دی گئی ہے کہ حکمتِ عملی پر عمل درآمد کے ذرائع اور طریقے کیا ہوں گے اور ان کو یقینی کِس طرح بنایا جا سکے گا۔

۱ حکومتی نظم ونسق

یہ بات اب عام طور پر تسلیم کی جانے لگی ہے کہ کِسی بھی علاقے کی حکومت کی کارکردگی کا اس علاقے کی مجموعی ترقی پر گہرا اور دیرپا اثر ہوتا ہے اور الگ الگ منصوبوں یا پروگرام سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے حکومتی نظم ونسق میں بہتری، ترقی کے لیے لازمی شرط ہے اور دُنیا کے دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی عوامی سطح کے تبادلۂ خیال میں زیرِ بحث آتی رہتی ہے۔ حکومتی نظم ونسق میں اصلاحات، اس حکمتِ عملی کا قلب قرار دی جاسکتی ہیں۔ شمالی علاقوں کے لیے باضابطہ آئینی اور انتظامی ڈھانچہ موجود ہے۔ لیکن شمالی علاقوں کے لیے پاکستان کی قومی

ج سماجی و معاشی ترقی اور غُربت کا خاتمہ

برسوں پہلے ایک معروف سائنس دان آلڈو لیوپولڈ نے دُنیا کے تمام معاشروں کو مشورہ دیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح سوچیئے۔ حالیہ تحقیق سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ پچھلے چند برسوں میں شمالی علاقوں نے بہت ترقی کی ہے اور شرحِ خواندگی، زرعی پیداوار اور آمدنی کے وسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود ابھی بہت کام کی ضرورت ہے۔ علاقے کی ایک تہائی سے زیادہ آبادی غُربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ عورتوں کے لیے مواقع کم ہیں اور ذمّہ داریاں زیادہ ... ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے ہر سال ہزاروں افراد بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور اب تو اس علاقے کا ثقافتی ورثہ بھی خطرے میں پڑ گیا ہے۔

اس ضمن میں آٹھ ترجیحی شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کے بارے میں تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ یہ شعبے ہیں: آبادی، غربت، صنفی امتیاز، تعلیم، ماحولیاتی صحت، شہری علاقوں کا ماحول، توانائی، ثقافتی ورثہ اور سیاحت کا فروغ۔

آبادی، شمالی علاقوں کا اہم وسیلہ ہے لیکن اس میں ۲،۴۷ فی صد سالانہ کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے اور یہ اضافہ شمالی علاقوں کے موجودہ محدود قدرتی وسائل کے لیے ناقابلِ برداشت بوجھ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس سے نمٹنے کے لیے حکمتِ عملی میں نشان دہی کی گئی ہے:

- آبادی کے مسائل کے بارے میں لوگوں میں واقفیت اور آگہی بڑھانے کے لیے اطلاعات کا پروگرام تیار کیا جائے۔
- دیہی اور شہری علاقوں میں خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات میں اضافہ کیا جائے۔
- عورتوں کی صحت اور بچّوں کی صحت کو بہتر بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔
- صحت کے مراکز تک رسائی کو آسان بنایا جائے۔

ب سماجی ادارے اور نجی شعبہ

شمالی علاقوں میں غیر سرکاری تنظیموں NGOs نے بہت کام کیا ہے اور چھوٹے بڑے سینکڑوں اداروں نے اس علاقے کی ترقی میں ہاتھ بٹایا ہے۔ ترقی اور ماحولیات کے بہت سے شعبوں میں کام کرنے کے باوجود غیر سرکاری تنظیمیں بہت سے ایسے مسائل کا شکار ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے تمام امکانات کے مطابق کام نہیں کر سکی ہیں۔ اسی طرح نجی شعبہ بھی سرمایہ کاری کی کمی اور کاروبار میں نقصان اٹھانے کی وجہ سے کمزور رہا ہے۔ اب ایسے اقدامات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جو معاشی ترقی لاسکیں اور لوگوں کو زندگی گزارنے کے لیے بہتر وسائل اور آمدنی کے ذرائع فراہم کرسکیں۔ اس حکمت عملی میں جو تجاویز سامنے رکھی گئی ہیں، ان میں سے چند ایک یوں ہیں:

- غیر سرکاری تنظیموں کے لیئے دستیاب مالی وسائل کو مِلا کر این جی او فنڈ قائم کیا جائے۔
- مختلف اداروں پر مشتمل این جی او فورم قائم کیا جائے۔
- ہُنرمند افراد کو تربیت دی جائے اور کام کے مواقع فراہم کیئے جائیں۔
- این جی اوز کو مالیاتی استحکام حاصل کرنے میں مدد دی جائے۔
- این جی اوز کے دائرہ کار میں ماحولیاتی ترجیحات کو بھی شامل کیا جائے۔
- نجی شعبے کے فروغ کے لیے مختلف ادارے قائم کیئے جائیں جو چھوٹے کاروباریوں کو سرمایہ حاصل کرنے میں مدد دیں۔
- علاقے میں چھوٹے قرضوں کی سہولت میں اضافہ کیا جائے۔
- علاقے کی خصوصیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیاحت، جنگلات، برآمدات اور دوسرے شعبوں میں تجارت اور زراعت کو فروغ دیا جائے۔

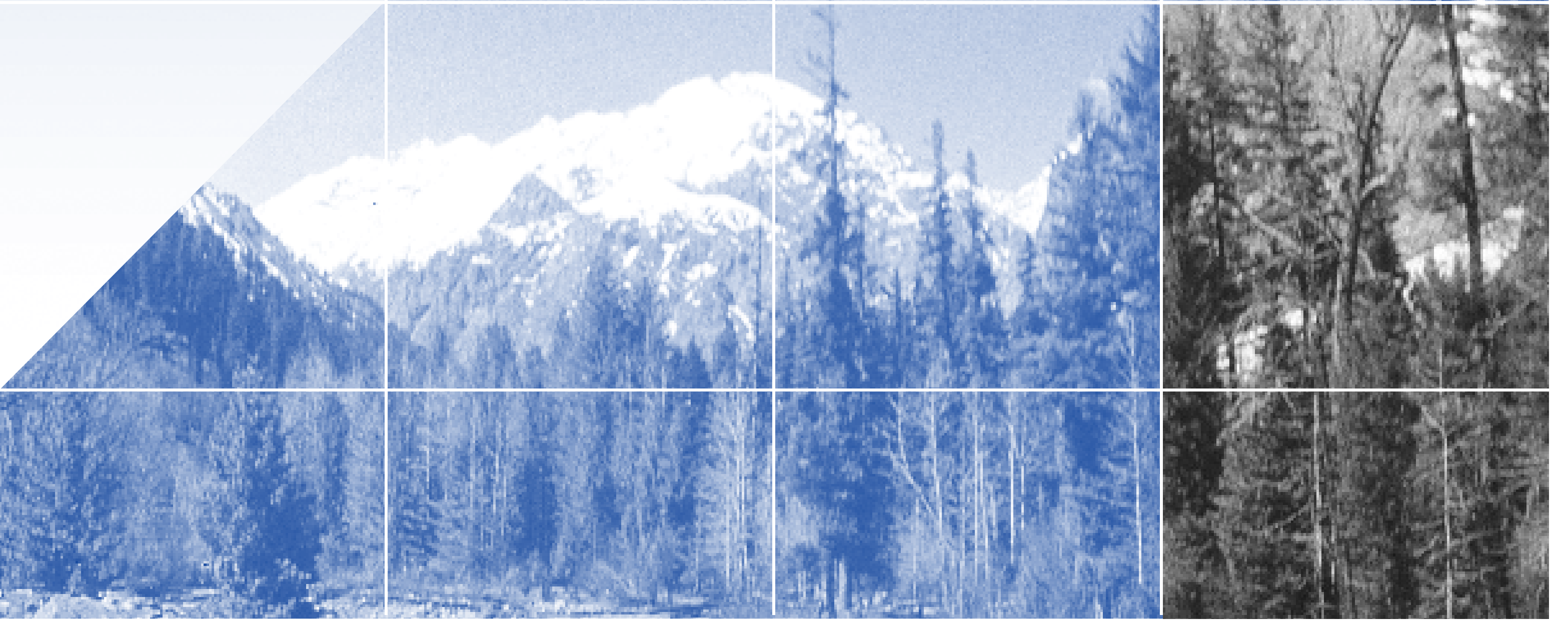

شمالی علاقوں میں اب تقریباً ۱،۷۶۴ اسکول اور ۱۸ کالج ہیں۔ علاقے کی پہلی یونیورسٹی بھی قائم ہوچکی ہے۔ دو عشروں کی ترقی کے باوجود تعلیم کی صورتِ حال اطمینان بخش نہیں۔ اسکول چھوڑ دینے والے بچّوں کی تعداد زیادہ ہے، لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیمی حالت میں بہت فرق ہے۔ خواندگی کی سطح ۳۳ فیصد ہے۔ جو باقی پورے مُلک کی سطح (۴۳ فیصد) سے کم ہے۔ فرسودہ نصاب میں علاقے کی ماحولیاتی ضروریات کا ذکر کم ہے۔ اس صورتِ حال کو دُرست کرنے کے لیے NASSD مندرجہ ذیل اقدامات کا ارادہ کر رہی ہے:

- لڑکے لڑکیوں دونوں کے لیے تعلیمی مواقع تک یکساں رسائی ممکن بنائی جائے۔
- کمیونٹی کے زیرِ انتظام چلنے والے اسکولوں کو فروغ دیا جائے۔
- اساتذہ کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔
- درسی کتابوں میں ماحولیاتی معلومات کو شامل کیا جائے۔

شمالی علاقوں کے باشندے ماحولیاتی آلودگی سے پیدا ہونے والی کئی ایک بیماریوں کا شکار ہوتے آئے ہیں۔ مکمل اعداد وشمار میّسر نہیں۔ اس کے باوجود سبھی جانتے ہیں کہ دستوں کی بیماری، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، دمّہ، سانس کی بیماریاں، پیٹ کے کیڑے اور کتنی ہی بیماریاں عام ہیں۔ ان میں سے بعض بیماریاں خون کی کمی اور غذائی قلت کا سبب بھی بنتی ہیں۔ گھروں کے اندر پکانے کے رواج کی وجہ سے گھر کے اندر کی ہَوا بھی آلودہ ہوتی ہے۔ مکانوں کی خراب تعمیر، فضلے اور کوڑے کی نکاسی کے عدم انتظام، کیمیائی کھادوں اور جراثیم کش دَواؤں کا استعمال اور زمین کے استعمال میں منصوبہ بندی کی کمی ... یہ اور ان جیسے عوامل صحت کے نہ جانے کتنے ہی مَسائل کو جنم دیتے ہیں۔

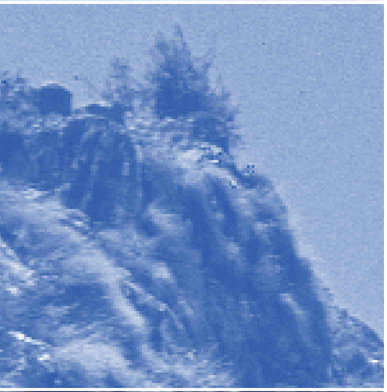

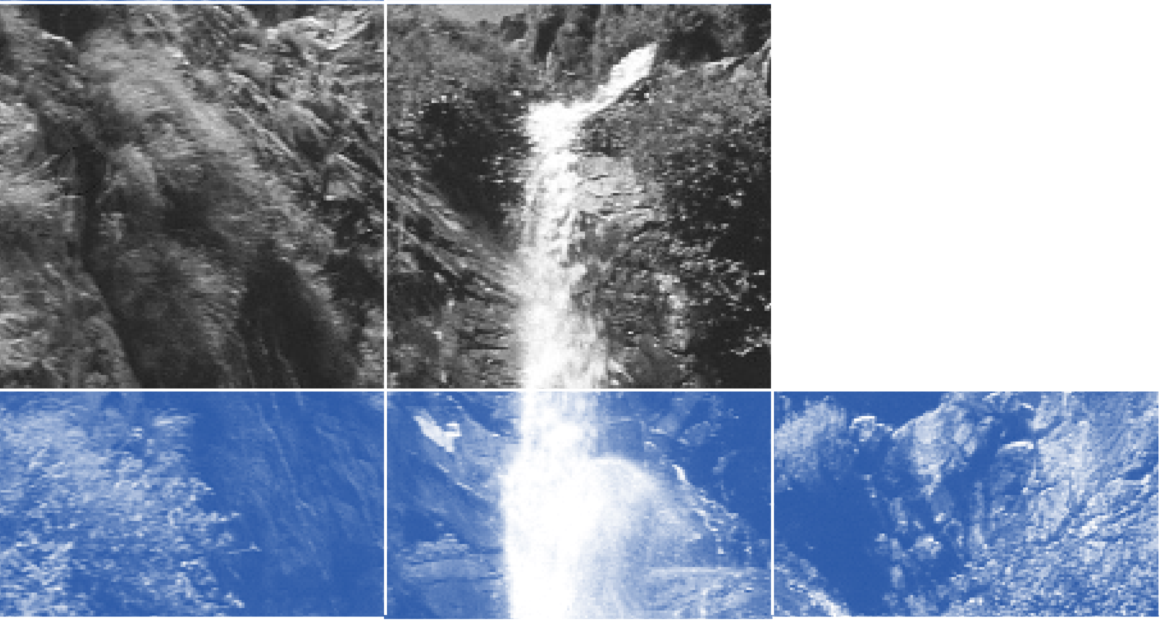

شمالی علاقوں میں غُربت کی بہت سی وجوہات ہیں، جن میں حکومتی نظم ونسق اور سماجی وجوہات سرِفہرست ہیں۔ پہاڑی علاقوں کی اپنی خصوصیات، جن میں قدرتی آفات جیسے لینڈ سلائڈ اور بارش شامل ہیں، یہاں کے باشندوں کے مسائل میں اضافے کا سبب بن جاتی ہیں۔ ماحولیاتی بربادی، صحت اور آمدنی کے وسائل پر اثرانداز ہونے کی وجہ سے اور بھی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔
غُربت کے خاتمے کے لیے تجاویز میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- غریب باشندوں کے مفادات سے دِلچسپی رکھنے والی پالیسیاں بنائی جائیں۔
- رسائی اور ملکیت کے حقوق کے لیے نئے قوانین وضع کیے جائیں۔
- سماجی تحفظات کی فراہمی جو قدرتی آفات اور دوسرے مصائب سے نمٹنے کے لیے غریب باشندوں کی مدد کر سکیں، ممکن بنائی جائے۔
- شمالی علاقوں میں وسیع بنیاد پر معاشی ترقی کے عمل کو جاری رکھا جائے۔
- دیہی ترقی اور آمدنی کے فروغ کے منصوبے شروع کیے جائیں۔
- علاقائی اور مقامی حکومت کے نظام کو فروغ دیا جائے تاکہ غریب باشندے بھی وسائل تک رسائی حاصل کر سکیں۔

خواتین، شمالی علاقوں کی آبادی کا ۴۸ فیصد ہیں لیکن وہ علاقے کی بھلائی کے لیے جو کُچھ کرتی ہیں، اس کا بالعموم احساس نہیں ہوتا۔ سرکاری وغیر سرکاری تنظیموں کے کام کے باوجود عورتوں کی سماجی اور معاشی حیثیت میں برائے نام بہتری ہوئی ہے۔ ان کے حقوق بھی نسبتاً کم ہیں اور معاشی ترقی کے مواقع بھی۔ حالانکہ گلگت ہو یا دیامیر، یہ گھر گرہستی سے لے کر کھیتی باڑی تک، زندگی کے ہر شعبے میں مَردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی آئی ہیں۔
خواتین کی حالت اور حیثیت کو بہتر کرنے کے لیے حکمتِ عملی میں جن اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہے، ان میں سے چند یوں ہیں:

- عورتوں کی تنظیموں کے فروغ اور پھیلاؤ میں مَدد دی جائے۔
- ترقیاتی شعبوں میں صنفی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔
- ایسے پروگراموں پر عمل درآمد کیا جائے جو تعلیم، صحت اور دوسری سماجی خدمات تک خواتین کی رسائی کو یقینی بنا سکیں۔
- خواتین کے لیے قرضوں کی فراہمی اور کاروبار میں فروغ کے مواقع پیدا کیے جائیں۔
- خواتین کو ملازمت کے حصول میں مدد دی جائے۔
- خواتین کو قانونی تحفظ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

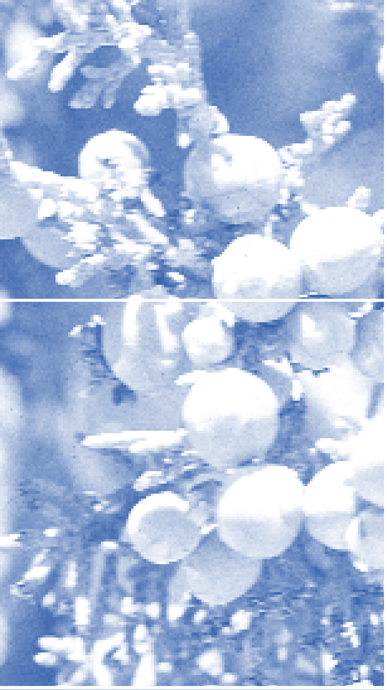

۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق، شمالی علاقوں کی ۱۴ فیصد آبادی شہروں میں رہ رہی ہے، جن میں گلگت، اسکردو، چلاس، گاہکوچ اور خپلو شامل ہیں۔ ان شہروں کی آبادی میں اتنی تیزی کے ساتھ اور بغیر کسی تیاری کے اضافہ ہوا ہے کہ یہ شہر طرح طرح کے مسائل کی آماجگاہ بن گئے ہیں۔ ان پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

- حکومتی اداروں، خاص طور پر بلدیاتی اداروں کی صلاحیتوں میں اضافے کی کوشش کی جائے۔
- شہری علاقوں میں بجلی کی فراہمی اور پانی کی نکاسی کے نظام کی تعمیر کی جائے۔
- سڑکوں کی مزید تعمیر اور موجودہ سڑکوں کو بہتر بنایا جائے۔
- گندگی کو ٹھکانے لگانے کے منصوبے بنائے جائیں۔

شمالی علاقوں میں توانائی کے ذرائع لکڑی، مٹی کا تیل، موم بتی، پن بجلی، اُپلے وغیرہ ہیں۔ پیٹرول اور دوسرے جدید ذرائع بھی ہیں۔ اس کے باوجود شمالی علاقوں میں توانائی کا فی کس استعمال پاکستان میں سب سے کم ہے۔

شمالی علاقوں کے مستقبل کا دارومدار بڑی حد تک توانائی کے مناسب، ارزاں اور قابلِ اعتبار استعمال پر ہے۔ اس کے لیے جن اقدامات کی سفارش کی گئی ہے، وہ یوں ہیں:

- علاقے کے لیے توانائی کے استعمال کی جامع منصوبہ بندی کی جائے۔
- علاقے کے لیے پاور بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- توانائی میں بچت کے جامع پروگرام مرتب کیے جائیں۔
- پن بجلی کی سہولیات میں اضافہ کیا جائے۔
- شمالی علاقوں میں مقامی صلاحیت کا فروغ، جن میں تربیت یافتہ انجینئرز کی تعداد میں اضافہ بھی شامل ہے، عمل میں لایا جائے۔

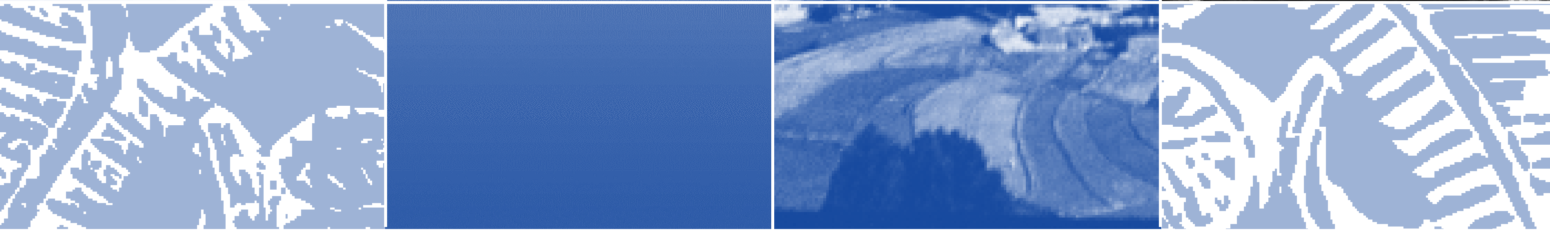

اس حکمتِ عملی کے تحت ایسے اقدام تجویز کیے گئے ہیں؛

- پانی کے ذخیروں میں گندگی پھینکنے پر پابندی عائد کی جائے۔
- ماحولیاتی صحت کے بارے میں لوگوں کے شعور میں اضافہ کیا جائے۔
- پانی اور خراب نکاسی کی وجہ سے پھیلنے والی بیماریوں سے بچاؤ کے سادے اور مؤثر طریقوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے، جن میں پانی ابالنا، صابن کا استعمال، نالیوں کی صفائی وغیرہ شامل ہیں۔
- مکانوں کی تعمیر میں بنیادی تبدیلیوں جن سے نقشے، ہوا کی آمد و رفت اور نکاسئ آب میں بہتری ہو کو فروغ دیا جائے۔
- سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کو پانی کی فراہمی، نکاسی اور گندگی کو ٹھکانے لگانے کے منصوبوں جن میں زچہ اور نومولود بچے کی صحت بطورِ خاص قابلِ ذکر ہوں، کی طرف راغب کیا جائے۔
- صحت کے لیے مزید کارکنوں کی بھرتی کی جائے جن میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر ایل ایچ وی (LHV) شامل ہیں۔ صحت کے مراکز کی بہتری کی طرف توجہ دی جائے۔
- صحت کے لیے نئے نئے منصوبے جن میں چین کے "عوامی ڈاکٹر" کے نمونے کے کارکن بھی شامل ہوں، متعارف کروائے جائیں۔

د قدرتی وسائل کا تحفّظ اور انتظام

لوگوں کی آمدنی اور گزر بسر کے لیے کئی طرح کے قدرتی وسائل شمالی علاقوں میں موجود ہیں۔ ان کا تحفظ اور بہتر استعمال، علاقے کے بہتر مستقبل سے وابستہ ہے اور اس کے لیے لازم ہے کہ تحفّظ کا پورا نظام بنایا جائے۔ اس میں جو اجزاء شامل کیۓ جانے چاہئیں وہ یہ ہیں ، زراعت اور غذائی تحفّظ، چراگاہیں اور مویشی، جنگلات، حیاتیاتی تنّوع ، پانی اور معدنی ذخائر۔

شمالی علاقوں کی آبادی کا ۸۰ فیصد حصّہ زراعت پر انحصار کرتا ہے۔ جس میں اناج کے علاوہ پھل، سبزیاں اور جانوروں کے لیے چارہ شامل ہیں۔ علاقے میں پھلوں کی کثرت ہے اور سبزیاں بھی خوب ہوتی ہیں۔ قابلِ کاشت اراضی کی کمی، جدید طریقوں سے ناواقفیت، معیاری بیجوں کی کمی، فصلوں کی بیماریاں اور کیڑے، ذخیرہ کرنے کے پُرانے طریقے، مارکیٹنگ کی کمی اور قرضوں کی ناکافی سہولت کی وجہ سے زرعی پیداوار علاقے کی اپنی ضروریات کے لیے پوری نہیں پڑتی۔ حکمتِ عملی میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں:

- محکمہ زراعت کی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے۔
- کاشت کاری کے بہتر طریقوں کے ذریعے فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔
- زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ کیا جائے۔
- مویشیوں کی تعداد میں اضافہ اور چارے کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔
- مرغ بانی اور ماہی پروری کو فروغ دیا جائے۔
- قرضوں کی سہولت میں اضافہ کیا جائے۔

شمالی علاقوں کا تقریباً ۲۲ فیصد رقبہ مویشیوں کے لیے چراگاہ کا کام دیتا ہے۔ یہ مویشی گوشت اور دودھ کا وسیلہ ہیں۔ علاقے کی معیشت کے لیے مرکزی اہمیت رکھتے ہیں اور غذائی تحفّظ کو یقینی بناتے ہیں۔ یہاں تقریباً ۲۰ لاکھ مویشی موجود ہیں۔ اس ضمن میں مزید اقدامات کی ضرورت ہے:

- مویشیوں کی صحت کے لیے بند و بست کیا جائے۔
- چراگاہوں میں وسعت اور اضافہ کے لیے اقدامات کیۓ جائیں۔
- چراگاہوں کی زمین کی بربادی کی روک تھام کی جائے۔

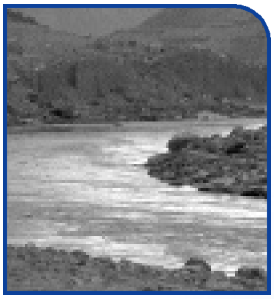

شمالی علاقہ جات، پاکستان میں سیاحت کے مقبول ترین مقامات میں شامل ہیں۔ یہ علاقے بجا طور پر قدرت کے حُسن کے نمونوں کے لیے مشہور ہیں اور پھر یہاں کی ثقافت جس کی عکاسی روایتی رقص اور موسیقی، جشن، کھیل، فن، دستکاری اور کھانوں میں ہوتی ہے۔ اس کے باوجود سیاحت کے امکانات کو پوری طرح کھنگالا ہی نہیں گیا۔ سیاحت کا فروغ علاقے کی آمدنی اور ترقی کا وسیلہ بن سکتا ہے اس کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز ہیں؛

- سیاحت کے فروغ کے لیے منصوبہ بندی اور پرانے اور غیر ضروری قوانین اور پابندیوں کا خاتمہ کیا جائے۔
- ملکی سیاحت پر بھی زور دیا جائے۔
- اطلاعات اور مواصلات کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔
- سیاحت کے فروغ کے لیے مارکیٹنگ کی جائے۔
- آثارِ قدیمہ کا تحفظ کیا جائے۔
- شاہراہِ ریشم کا جشن اور دوسرے تہواروں کا انعقاد کیا جائے۔

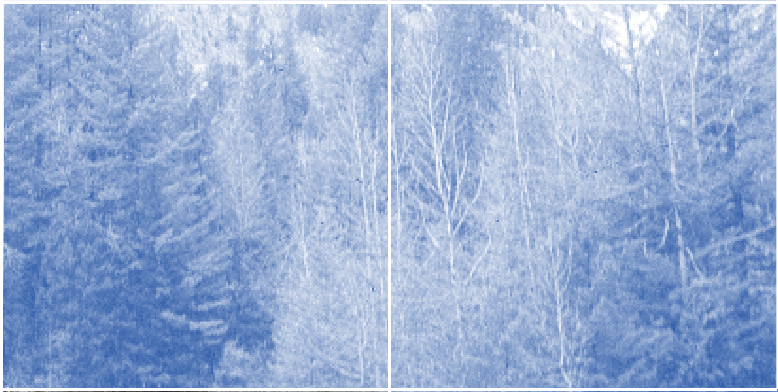

شمالی علاقوں میں ۱۸ مختلف دھاتیں اور دس قسم کے قیمتی پتھر پائے جاتے ہیں ۔ اس کے باوجود معدنیات کے شعبے میں سرمایہ کاری بھی کم ہوئی ہے اور منافع بھی کم حاصل ہوا ہے ، اس کے لیے تجویز کیا گیا ہے ،

- ایسا مؤثر قانونی اور انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے جو کان کنی کو فروغ دے ، مزدوروں کی صحت پر مضر اثرات نہ پڑنے دے اور ماحولیاتی نقصان سے روکے ۔
- اس شعبے میں فنّی ، مالیاتی اور افرادی وسائل کو بڑھایا جائے ۔

پاکستان کے جنگلات میں، شمالی علاقوں کے جنگلوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لیکن ان کو جس تیزی کے ساتھ تجارتی مقاصد کے لیئے کاٹا گیا ہے، اس کی وجہ سے ان کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ ان کی حفاظت کے لیے جامع تجاویز پیش کی گئی ہیں:

- ایسا انتظامی ڈھانچہ تیار کیا جائے جو جنگلات کی دولت کی حفاظت میں معاون ثابت ہو۔
- جنگلات کی حفاظت میں لوگوں کو شراکت کا موقع مل سکے۔
- نجی اور قومی ملکیت میں موجود تمام جنگلات کے تحفّظ کے لیے علیحدٰہ علیحدٰہ منصوبے ہوں۔

ان جنگلات میں انواع و اقسام کے جانور، پرندے اور میٹھے پانی کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح پودوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جن میں سے بعض پودے طبّی خواص کے حامل ہیں۔ بے دریغ شکار اور لاپرواہی نے اس حیاتیاتی تنوّع کو خطرے کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے پیش کی جانے والی تجاویز یوں ہیں:

- قانون اور منصوبہ بندی کا ایسا ڈھانچہ تیار کیا جائے جو ان قدرتی ذرائع کی حفاظت کے لیئے مقامی آبادی کی شراکت کو فروغ دے۔
- جنگلی حیات کی حفاظت کے لیے انعامات اور فوائد کا نظام قائم کیا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لیے رقم کی فراہمی کے نئے طریقے تلاش کیئے جائیں۔

شمالی علاقوں میں پانی کے مآخذ گلیشیئر اور برفانی تودے ہیں۔ یہ پانی زیادہ تر زراعت کے کام آتا ہے یہی پانی آگے چل کر دریائے سندھ کے دھارے میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے شمالی علاقوں کے پانی کا مناسب انتظام قومی اہمیت کا حامل ہے۔ آبی ذخیرے کے انتظام کو وسعت دینے اور ترقیاتی منصوبوں کے آغاز کے لیے حکمتِ عملی نے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیئے ہیں:

- پانی سے متعلق امور کے لیے خود مختار ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے جس کی نمائندگی ضلعی اور تحصیل کی سطح پر ہو۔
- پانی کے بارے میں جامع منصوبے یا ماسٹر پلان کی تیاری کی جائے۔
- پانی استعمال کرنے والے صارفین کو پانی سے متعلق امور میں شراکت کا موقع دیا جائے۔
- ضائع ہو جانے والے پانی کی مقدار میں کمی کی جائے۔
- پانی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے۔
- موسمیاتی تبدیلیوں کا تجزیہ کیا جائے۔

۶

مالیاتی وسائل

شمالی علاقہ جات بڑی حد تک وفاقی حکومت کی فراہم کردہ رقوم پر انحصار کرتے ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے مستقل بنیادوں پر سرمائے کی فراہمی اس حکمت عملی کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہوگی۔ لیکن اس سرمائے کو ان تجاویز میں نشان زد اہداف اور ترجیحات سے جوڑنے کی ضرورت ہوگی۔ مقامی ذرائع کے ساتھ ساتھ غیر ملکی امداد اور غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون کی بھی ضرورت ہوگی۔ شمالی علاقوں میں نجی شعبہ ابھی نسبتاً کمزور ہے لیکن اس میں اضافے کی بہت گنجائش ہے۔ ترجیحی بنیاد پر سہولیات کی فراہمی سے نجی شعبہ طاقت وَر ہوسکتا ہے اور غربت کے خاتمے کے لیے مددگار بھی۔ ان امور کے ساتھ ساتھ جانچ پڑتال اور تجزیے کا ایک ایسا مستقل نظام بھی قائم کرنا ہوگا جو وقتاً فوقتاً تمام شعبوں کا جائزہ لیتا رہے اور مسائل سے فی الفور نمٹتا رہے۔

مُستقبل کی اُمید

دُنیا کے تمام خطوں کی طرح شمالی علاقے بھی زندگی کے ہَر شعبے میں تبدیلی کے عمل سے دوچار ہیں۔ جامع تجاویز پر مشتمل حکمت عملی نے اس تبدیلی کو ایک مُثبت رُخ دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کی نشاندہی کی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس طرح شمالی علاقوں کے لیے خوشحالی اور پائیدار ترقی کا ایک نیا دَور شروع ہوگا۔ شاعرِ مشرق علاّمہ اقبال کے بقول، پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ۔

۵ تجاویز پر عمل درآمد کے طریقے :

منصوبے کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں، ان کی کامیابی کی صورت یہی ہے کہ ان پر عمل بھی ہو سکے۔ شمالی علاقوں کے لیے تجویز کی جانے والی اس جامع حکمتِ عملی پر عمل درآمد کے لیے ایسی پالیسیاں اپنائی جائیں گی جو پائیدار ترقی کو فروغ دے سکیں۔ منصوبہ بندی اور مالیات کے محکموں کو مضبوط کیا جائے گا تاکہ یہ الگ الگ شعبوں کی رہ نمائی کر سکیں گے۔ منصوبہ بندی کے محکمے میں اعداد و شمار کے تجزیئے کے لیے ایک خصوصی شعبہ قائم کیا جائے گا جو بر وقت اور دُرست معلومات فراہم کر سکے۔ پاکستان کے اعداد و شمار جمع کرنے والے اداروں نے بالعموم شمالی علاقوں کو نظرانداز کیا ہے اور اس نئے شعبے کے بن جانے سے اس کمی کی تلافی ہو سکے گی۔ مختلف اداروں کو قومی احتسابی عمل میں شامل کیا جائے گا۔ کارکردگی کو مؤثر بنانے کے لیے انتظامی قاعدے اور قوانین قائم کیے جائیں گے۔

حکومت اور شہریوں پر مشتمل ایک مشاورتی ادارے یا راؤنڈ ٹیبل کی بھی بنیاد ڈالی جائے گی اور یہ ادارہ منصوبوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیتا رہے گا۔ اسی کے ذریعے سے مختلف شراکتی گروپ تشکیل دیئے جائیں گے جو شمالی علاقوں کی ترقی میں عوام کی شرکت کو مستحکم بنا دیں گے۔ علیحُدہ علیحُدہ کام کرنے والے شعبوں کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں بھی بنائی جائیں گی اور محکموں کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لیے افراد کی تربیت پر خاص توجہ دی جائے گی۔

قومی سطح پر یہ کام سرمائے اور توجہ کی کمی کا شکار رہا ہے۔ سالانہ منصوبہ بندی میں اہم اور ترجیحی شعبوں کو وسائل فراہم کیے جائیں گے اور ضرورت کے مطابق سرمایہ بھی مُہیّا کیا جائے گا۔

ماحولیاتی جائزے باقاعدگی کے ساتھ لیئے جائیں گے تاکہ نقصان پہنچانے والے پروگرام کی روک تھام ہو سکے اور فائدہ مند پالیسیوں کے تاثر کو بڑھایا جا سکے۔ عوامی رابطے کا ایک جامع منصوبہ بھی تیار کیا جائے گا تاکہ ماحول کو سازگار بنایا جا سکے اور لوگوں کی آگہی اور سماجی بیداری میں اضافہ ہو۔

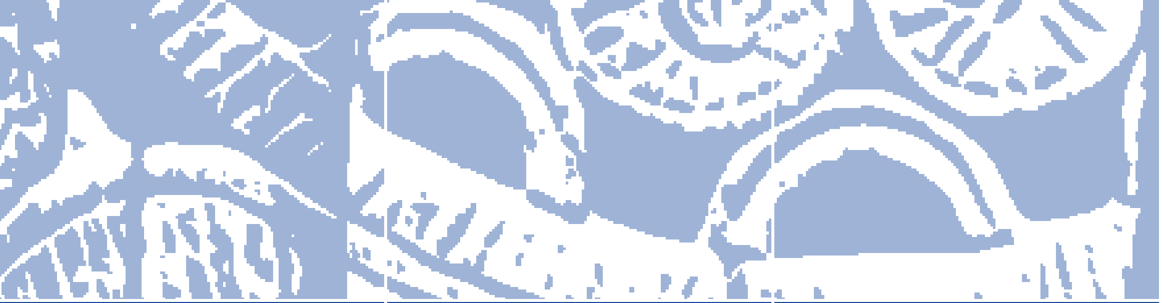

آئی یوسی این کا اس کتاب میں دیئے گئے جغرافیائی مقامات اور مواد کی پیشکش سے متفق ہونا ضروری نہیں۔
اسی طرح کسی مُلک، علاقے یا خطے کی قانونی حیثیت یا اس کے حکام یا اس جگہ کی حدود یا سرحدوں کے حوالے سے بھی
کسی اظہار پر آئی یوسی این کلی طور پر بری الذمہ ہوگی۔

ناشر:
آئی یوسی این پاکستان

جملہ حقوق محفوظ:
حکومتِ پاکستان (ناردرن ایریاز ایڈمنسٹریشن) اور آئی یوسی این

حوالے کے طور پر استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تعلیمی یا دیگر غیر تجارتی مقاصد کے لیے کتاب کو
آئی یوسی این پاکستان کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر دوبارہ چھاپا اور/یا ترجمہ کیا جاسکتا ہے
بشرطیکہ ذریعے کا مکمل حوالہ دیا گیا ہو۔

دوبارہ فروخت یا دیگر تجارتی مقاصد کے لیے اس کتاب کو حکومتِ پاکستان یا آئی یوسی این کی پیشگی تحریری اجازت
کے بغیر نہیں چھاپا جاسکتا۔

حوالہ:
حکومتِ پاکستان اور آئی یوسی این (۲۰۰۳)
شمالی علاقہ جات کی پائیدار ترقی کی حکمتِ عملی
آئی یوسی این پاکستان، کراچی۔ صفحات 20

آئی ایس بی این: 969- 8141-63-4

مرتبہ: آصف فرخی

ادارت: حامد سرفراز

سرورق و پس ورق تصاویر: خوشحال حبیبی، اسٹیو ایڈورڈز، سیّد سجاد عمران، ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان اور حامد سرفراز

اندرونی تصاویر: اے کے سی ایس پی، گلگت کلولیپ، سرندیپ، سیّد سجاد عمران، خوشحال حبیبی،
ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ناردرن ایریا، حامد سرفراز اور اسٹیو ایڈورڈز

تزئین و تدوین: کری ایٹیو یونٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اس پتے سے حاصل کی جاسکتی ہے:
آئی یوسی این پاکستان
1 باتھ آئی لینڈ روڈ، کراچی-۷۵۵۳۰، پاکستان۔
www.northernareas.gov.pk/nassd